Globethics Repository

An-Nimat-ul-Ulya ala Awwal-il-Khalq wa Aakhir al-Anbiya' (Part 3)

This page was generated automatically upon download from the Globethics Repository. More information on Globethics see https://www.globethics.net. Data and content policy of Globethics Repository see https://repository.globethics.net/pages/policy.

Item Type	Book
Authors	Al-Qodiri, Muhammad Thohir
Publisher	Minhajul Quran Press
Rights	With permission of the license/copyright holder
Download date	2026-09-21 21:24:51
Link to Item	http://hdl.handle.net/20.500.12424/187279

بَابٌ فِي كَرَامَةِ أَصْلِهِ وَطَهَارَةِ نَسَبِهِ ﷺ

﴿حضور ﷺ کی نسبی فضیلت و طہارت کا بیان﴾

٤٨/١. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ هِرَقْلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ فِي رَكْبٍ مِنْ قُرَيْشٍ وَكَانُوا تُجَّارًا بِالشَّامِ فِي الْمُدَّةِ الَّتِي كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَادَّ فِيهَا أَبَا سُفْيَانَ وَكُفَّارَ قُرَيْشٍ، فَأَتَوْهُ وَهُمْ بِإِيْلِيَاءَ، فَدَعَاهُمْ فِي مَجْلِسِهِ، وَحَوْلَهُ عُظَمَاءُ الرُّوْمِ، ثُمَّ دَعَاهُمْ وَدَعَا بِتَرْجُمَانِهِ، فَقَالَ: أَيُّكُمْ أَقْرَبُ نَسَبًا بِهَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعَمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ؟ فَقَالَ أَبُوْ سُفْيَانَ: فَقُلْتُ: أَنَا أَقْرَبُهُمْ نَسَبًا، فَقَالَ: أَدْنُوْهُ مِنِّي وَقَرِّبُوْا أَصْحَابَهُ، فَاجْعَلُوْهُمْ عِنْدَ ظَهْرِهِ، ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ: قُلْ لَهُمْ إِنِّي سَائِلٌ هَذَا عَنْ هَذَا الرَّجُلِ، فَإِنْ كَذَبَنِي، فَكَذِّبُوْهُ، فَوَاللهِ، لَوْلَا الْحَيَاءُ مِنْ أَنْ

٤٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: بدء الوحي، باب: كيف كان بدء الوحي إلى رسول الله ﷺ، ١/٧، الرقم: ٧، وفي كتاب: الجهاد والسير، باب: دعاء النبي ﷺ الناس إلى الإسلام والنبوة، ٣/١٠٧٤، الرقم: ٢٧٨٢، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٣٠٩، الرقم: ١١٠٦٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٢٦٢، الرقم: ٢٣٧٠، وأبو يعلى في المسند، ٥/٧، الرقم: ٢٦١٧، والطبراني في المعجم الكبير، ٨/١٦، ٢٠، الرقم: ٧٢٧٠، ٧٢٧٢، وابن منده في الإيمان، ١/٢٨٨، الرقم: ١٤٣، وأبو عوانة في المسند، ٤/٢٦٨، الرقم: ٦٧٢٧، والبيهقي في السنن الكبرى، ٩/١٧٧، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٢/١٧٤، وفي البداية والنهاية، ٢/٢٠٤۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش
www.MinhajBooks.com

يَأْثِرُوا عَلَيَّ كَذِبًا لَكَذَبْتُ عَنْهُ، ثُمَّ كَانَ أَوَّلَ مَا سَأَلَنِي عَنْهُ أَنْ قَالَ: كَيْفَ نَسَبُهُ فِيْكُمْ؟ قُلْتُ: هُوَ فِيْنَا ذُوْ نَسَبٍ...... فَقَالَ لِلتَّرْجُمَانِ قُلْ لَهُ: سَأَلْتُکَ عَنْ نَسَبِهِ فَذَكَرْتَ: أَنَّهُ فِيْكُمْ ذُوْ نَسَبٍ، فَكَذٰلِکَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِي نَسَبِ قَوْمِهَا...... الحديث. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہیں ابو سفیان بن حرب نے بتایا کہ انہیں ہرقل (شاہ روم) نے قریش کی ایک جماعت کے ساتھ اپنے دربار میں بلایا جب کہ وہ شام میں بغرضِ تجارت موجود تھے۔ اس زمانے میں جبکہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ابوسفیان اور کفارِ قریش سے معاہدۂ امن (صلح حدیبیہ) کیا ہوا تھا۔ یہ لوگ ہرقل کے پاس پہنچے اور ہرقل مع اپنی جماعت کے ایلیا (بیت المقدس) میں تھا۔ ہرقل نے ان لوگوں کو اپنے دربار میں طلب کیا، اس کے اردگرد عمائدین روم بیٹھے تھے، اس نے انہیں بلایا اور پھر اپنے ترجمان کو بھی بلایا اور کہا: تم میں سے بلحاظ نسب کون اس شخص سے زیادہ قریب ہے جس نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے؟ ابو سفیان نے کہا: میں نسبی لحاظ سے ان کے زیادہ قریب ہوں۔ اس نے کہا: اسے میرے قریب کر دو اور ان کے ساتھیوں کو اس کے قریب اس کی پشت کے پیچھے بٹھا دو۔ پھر اس نے اپنے ترجمان سے کہا: ان کے ساتھیوں سے کہو میں اس سے اس نبوت کے دعویدار شخص کے متعلق پوچھنے لگا ہوں، اگر یہ غلط بیانی کرے تو تم اس کی تکذیب کر دینا۔ (ابو سفیان نے کہا) خدا کی قسم! اگر مجھے اس بات کی شرم نہ ہوتی کہ وہ (یعنی میرے ساتھی) بعد میں لوگوں سے میرے جھوٹ بیان کریں گے تو میں حضور نبی اکرم ﷺ کے بارے میں ضرور جھوٹ بولتا پھر اس نے سب سے پہلے حضور نبی اکرم ﷺ کے متعلق مجھ سے جو بات پوچھی وہ یہ تھی کہ تم میں اس شخص (یعنی حضور نبی اکرم ﷺ) کا مقامِ نسب کیسا ہے؟ میں نے کہا: وہ ہم میں سے نہایت عالی نسب ہیں...... اس نے ترجمان سے کہا: ان سے کہو میں نے تم سے اس کے نسب کے متعلق

پوچھا تو تم نے بتایا کہ وہ تم میں نہایت عالی نسب ہیں اور اسی طرح تمام رسولوں کی (نشانی یہ ہے) کہ وہ اپنی قوم کے ایسے ہی (سب سے اعلیٰ) نسب میں مبعوث کیے جاتے ہیں۔ (آگے طویل حدیث ہے۔)‘‘

اس حدیث کو امام بخاری، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٢/٤٩. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: بُعِثْتُ مِنْ خَيْرِ قُرُوْنِ بَنِي آدَمَ قَرْنًا فَقَرْنًا، حَتَّى كُنْتُ مِنَ الْقَرْنِ الَّذِي كُنْتُ فِيْهِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی الله عنه سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے نوعِ انسانی کے بہترین زمانہ میں مبعوث کیا گیا۔ زمانوں پر زمانے گزرتے رہے یہاں تک کہ مجھے اس زمانہ میں رکھا گیا جس میں، میں اب موجود ہوں۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٤٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: صفة النبي ﷺ، ٣/١٣٠٥، الرقم: ٣٣٦٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٧٣، الرقم: ٨٨٤٤، ٩٣٨١، وأبو يعلى في المسند، ١١/٤٣١، الرقم: ٦٥٥٣، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/١٣٩، الرقم: ١٣٩٢، وفي دلائل النبوة، ١/١٧٥، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/٢٤، وابن حبان في طبقات المحدثين بأصبهان، ٤/٢٧٥، والقاضي عياض في الشفا، ١/١٢٥، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤٣/٩٥، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٢/١٧٤، وفي البداية والنهاية، ٢/٢٥٦، والقيسراني في تذكرة الحفاظ، ٤/١٢٥٤.

٣/٥٠. عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ رضی الله عنه يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ اللهَ اصْطَفَى كِنَانَةَ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيْلَ، وَاصْطَفَى قُرَيْشًا مِنْ كِنَانَةَ، وَاصْطَفَى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِي هَاشِمٍ، وَاصْطَفَانِي مِنْ بَنِي هَاشِمٍ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اولادِ اسماعیل علیہ السلام سے بنی کنانہ کو منتخب کیا اور اولادِ کنانہ میں سے قریش کو منتخب کیا اور قریش میں سے بنی ہاشم کو منتخب کیا اور بنی ہاشم میں سے مجھے شرفِ انتخاب بخشا۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم اور ترمذی نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٥٠: أخرجه مسلم فی الصحيح، کتاب: الفضائل، باب: فضل نسب النبی ﷺ، ٤/١٧٨٢، الرقم: ٢٢٧٦، والترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ: باب: ما جاء فی فضل النبی ﷺ، ٥/٥٨٣، الرقم: ٣٦٠٥، وابن حبان فی الصحيح، ١٤/١٣٥، الرقم: ٦٢٤٢، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٤/١٠٧، وابن أبي شيبة فی المصنف، ٦/٣١٧، الرقم: ٣١٧٣١، وأبو يعلی فی المسند، ١٣/٤٦٩، الرقم: ٧٤٨٥، والبيهقی فی السنن الکبری، ٦/٣٦٥، الرقم: ١٢٨٥٢، ٣٥٤٢، وفی شعب الإيمان، ٢/١٣٩، الرقم: ١٣٩١، وفي دلائل النبوة، ١/١٦٥، والطبرانی فی المعجم الکبير، ٢٢/٦٦، الرقم: ١٦١، واللالکائي فی اعتقاد أهل السنة، ٤/٧٥١، الرقم: ١٤٠٠، والقاضي عياض في الشفا، ١/١٢٦۔

٥١/ ٤. عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ رضي الله عنه قَالَ: جَاءَ الْعَبَّاسُ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَكَأَنَّهُ سَمِعَ شَيْئًا، فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: مَنْ أَنَا؟ فَقَالُوْا: أَنْتَ رَسُوْلُ اللهِ عَلَيْکَ السَّلَامُ، قَالَ: أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، إِنَّ اللهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ فِرْقَةً، ثُمَّ جَعَلَهُمْ فِرْقَتَيْنِ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ فِرْقَةً، ثُمَّ جَعَلَهُمْ قَبَائِلَ، فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ قَبِيْلَةً، ثُمَّ جَعَلَهُمْ بُيُوْتًا فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ بَيْتًا وَخَيْرِهِمْ نَسَبًا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت مطلب بن ابی وداعہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے ایسا لگ رہا تھا گویا کہ آپ ﷺ نے (اس وقت کافروں سے) کوئی ناگوار بات سنی تھی (اور آپ ﷺ اس وقت جلال کی حالت میں تھے، پس واقعہ پر مطلع ہوکر) حضور نبی اکرم ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا: میں کون ہوں؟ صحابہ نے عرض کیا: آپ پر سلامتی ہو، آپ رسولِ خدا ہیں۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: میں (رسولِ خدا تو ہوں ہی اس کے علاوہ نسبًا میں) محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہوں۔ جب خدا نے مخلوق کو پیدا کیا تو مجھے بہترین خلق (یعنی

٥١: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: الدعوات عن رسول الله ﷺ، باب: (٩٩)، ٥/٥٤٣، الرقم:٣٥٣٢، وأحمد بن حنبل فی المسند، ١/ ٢١٠، الرقم: ١٧٨٨ والبيهقي في دلائل النبوة، ١/١٤٩، والديلمي في مسند الفردوس، ١/ ٤١، الرقم: ٩٥، والحسيني في البيان والتعريف، ١/ ١٧٨، الرقم: ٤٦٦، والهندي في كنز العمال، ١١/ ٤١٥، الرقم: ٣١٩٥٠، والقاضي عياض في الشفا، ١/ ١٢٦۔

انسانوں) میں پیدا کیا، پھر مخلوق کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا (یعنی عرب و عجم)، تو مجھے بہترین طبقہ (یعنی عرب) میں رکھا۔ پھر ان کے مختلف قبائل بنائے تو مجھے بہترین قبیلہ (یعنی قریش) میں پیدا کیا، پھر ان کے گھرانے بنائے تو مجھے (ان میں سے) بہترین گھرانہ میں پیدا کیا اور ان میں سے بہترین نسب والا بنایا، (اس لئے میں ذاتی شرف اور حسب ونسب کے لحاظ سے تمام مخلوق سے افضل ہوں)۔''

اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے، نیز امام ابوعیسی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٥٢/٥. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ عَنْ جِبْرِيْلَ عليه السلام قَالَ: قَلَّبْتُ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَلَمْ أَجِدْ رَجُلًا أَفْضَلَ مِنْ مُحَمَّدٍ ﷺ، وَلَمْ أَرَ بَيْتًا أَفْضَلَ مِنْ بَيْتِ بَنِي هَاشِمٍ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

''ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی

٥٢: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٦/٢٣٧، الرقم: ٦٢٨٥، والبيهقي في دلائل النبوة، ١/١٧٦، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/٦٣٢، الرقم: ١٤٩٤، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ٢/٦٢٨، الرقم: ١٠٧٣، واللالكائي فى اعتقاد أهل السنة، ٤/٧٥٢، الرقم: ١٤٠٢، والديلمي في مسند الفردوس، ٣/١٨٧، الرقم: ٤٥١٦، والخطيب في وسيلة الإسلام بالنبي عليه الصلاة والسلام، ١/١٤٠، ومحب الدين الطبري في الذرية الطاهرة، ١/١٢٢، وابن كثير في البداية والنهاية، ٢/٢٥٧، وفي تفسير القرآن العظيم، ٢/١٧٤، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ١/٦٦، والمناوي في فيض القدير، ٤/٤٩٩، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ٨/٢١٧۔

اکرم ﷺ نے فرمایا: حضرت جبریل علیہ السلام نے (خدمت اقدس میں حاضر ہو کر) عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میں نے تمام زمین کے اطراف و اکناف اور گوشہ گوشہ چھان مارا، مگر نہ تو میں نے محمد مصطفیٰ ﷺ سے بہتر کسی کو پایا اور نہ ہی میں نے بنو ہاشم کے گھرانہ سے بڑھ کر بہتر کسی گھرانے کو دیکھا۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد، طبرانی، بیہقی اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔

٦/٥٣. عَنْ خُرَيْمِ بْنِ أَوْسِ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ لَامٍ رضي الله عنه قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَهُ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رضي الله عنهما: **يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي أُرِيْدُ أَنْ أَمْدَحَکَ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: هَاتِ لَا يَفْضُضِ اللهُ فَاکَ فَأَنْشَأَ الْعَبَّاسُ رضي الله عنه يَقُوْلُ:**

وَأَنْتَ لَمَّا وُلِدْتَ أَشْرَقَتِ
الْأَرْضُ وَضَاءَتْ بِنُوْرِکَ الْأُفُقُ

٥٣: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٤/٢١٣، الرقم: ٤١٦٧، والحاكم في المستدرك، ٣/٣٦٩، الرقم: ٥٤١٧، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ١/٣٦٤، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٢/١٠٢، وابن الجوزي في صفوة الصفوة، ١/٥٣، وابن عبد البر في الاستيعاب، ٢/٤٤٧، الرقم: ٦٦٤، والعسقلاني في الإصابة، ٢/٢٧٤، الرقم: ٢٢٤٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢١٧، والخطابي في إصلاح غلط المحدثين، ١/١٠١، الرقم: ٥٧، وابن قدامة في المغني، ١٠/١٧٦، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ١/٦٦، وابن كثير في البداية والنهاية (السيرة)، ٢/٢٥٨، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ١٣/١٤٦، والحلبي في السيرة، ١/٩٢۔

فَنَحْنُ فِي الضِّيَاءِ وَفِي
النُّوْرِ وَسُبُلُ الرَّشَادِ نَخْتَرِقُ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ وَأَبُوْنُعَيْمٍ.

’’حضرت خریم بن اوس بن حارثہ بن لام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں موجود تھے، حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہما نے آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: یا رسول اللہ! میں آپ کی مدح ونعت پڑھنا چاہتا ہوں تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لاؤ مجھے سناؤ اللہ تعالیٰ تمہارے دانت صحیح و سالم رکھے (یعنی تم اسی طرح کا عمدہ کلام پڑھتے رہو) تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے یہ پڑھنا شروع کیا:

’’اور آپ وہ ذات ہیں کہ جب آپ کی ولادت ہوئی تو ساری زمین چمک اٹھی اور آپ کے نور سے اُفقِ عالم روشن ہوگیا پس ہم ہیں اور ہدایت کے راستے ہیں اور ہم آپ کی عطا کردہ روشنی اور آپ ہی کے نور میں ان (ہدایت کی راہوں) پر گامزن ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی، حاکم اور ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

٧/٥٤. عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رضی الله عنه قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّ

٥٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: في فضل النبي ﷺ، ٥/٥٨٤، الرقم: ٣٦٠٧، والبزار في المسند، ٤/١٤٠، الرقم: ١٣١٦، وأبونعيم في دلائل النبوة، ١/٢٥، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ٢/٩٣٧، الرقم: ١٨٠٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢١٦، والهندي في كنز العمال، ١١/٤١٥، الرقم: ٣١٩٥٠، والحسيني في البيان والتعريف، ١/١٧٨، الرقم: ٤٦٦، والمناوي في فيض القدير، ٢/٢٣٢۔

قُرَيْشًا جَلَسُوْا فَتَذَاكَرُوْا أَحْسَابَهُمْ بَيْنَهُمْ، فَجَعَلُوْا مَثَلَكَ مَثَلَ نَخْلَةٍ فِي كَبْوَةٍ مِنَ الْأَرْضِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ اللهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِي مِنْ خَيْرِهِمْ، مِنْ خَيْرِ فِرَقِهِمْ وَخَيْرِ الْفَرِيْقَيْنِ، ثُمَّ تَخَيَّرَ الْقَبَائِلَ فَجَعَلَنِي مِنْ خَيْرِ قَبِيْلَةٍ، ثُمَّ خَيَّرَ الْبُيُوْتَ فَجَعَلَنِي مِنْ خَيْرِ بُيُوْتِهِمْ، فَأَنَا خَيْرُهُمْ نَفْسًا، وَخَيْرُهُمْ بَيْتًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَزَّارُ وَأَبُوْنُعَيْمٍ وَأَحْمَدُ فِي الْفَضَائِلِ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! قریش نے ایک مجلس میں اپنے حسب ونسب کا ذکر کرتے ہوئے آپ کی مثال کھجور کے اس درخت سے دی جو کسی ٹیلہ پر ہو۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کو پیدا کیا پھر ان کے گروہ بنائے تو مجھے سب سے بہتر مخلوق (انسانوں) میں پیدا فرمایا اور انسانوں کے دو گروہ (عرب وعجم) میں سے بہترین گروہ (یعنی عربوں) میں پیدا فرمایا۔ پھر تمام قبائل (میں سے) چنا (اور) مجھے ان میں سے بہترین قبیلہ (قریش) میں پیدا فرمایا۔ پھر اس نے (اس قبیلہ میں سے) گھرانے منتخب فرمائے تو مجھے ان میں سے بہترین گھرانے (بنو ہاشم) میں پیدا فرمایا، سو (جان لو!) میں ان میں سے بہترین فرد اور بہترین خاندان والا ہوں (یعنی ذات کے اعتبار سے بھی اور اصل ونسب کے اعتبار سے بھی ان سب سے برتر ہوں)۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، بزار، ابونعیم، اور امام احمد نے اپنی کتاب ’’فضائل الصحابۃ‘‘ میں روایت کیا ہے، اور امام ابوعیسی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٥٥/٨. عَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ أَنَا؟ قَالُوْا: أَنْتَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَالَ: أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ. قَالَ: فَمَا سَمِعْنَاهُ قَطُّ يَنْتَمِي قَبْلَهَا، أَلَا إِنَّ اللهَ عزوجل خَلَقَ خَلْقَهُ، فَجَعَلَنِي مِنْ خَيْرِ خَلْقِهِ، ثُمَّ فَرَّقَهُمْ فِرْقَتَيْنِ فَجَعَلَنِي مِنْ خَيْرِ الْفِرْقَتَيْنِ، ثُمَّ جَعَلَهُمْ قَبَائِلَ فَجَعَلَنِي مِنْ خَيْرِهِمْ قَبِيْلَةً، ثُمَّ جَعَلَهُمْ بُيُوْتًا فَجَعَلَنِي مِنْ خَيْرِهِمْ بَيْتًا، وَأَنَا خَيْرُكُمْ بَيْتًا وَخَيْرُكُمْ نَفْسًا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ وَأَبُوْنُعَيْمٍ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

’’حضرت عبد المطلب بن ربیعہ بن حارث بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: انہوں نے بیان کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! میں کون ہوں؟ انہوں نے عرض کیا: آپ اللہ عزوجل کے رسول ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہوں۔ راوی نے بیان کیا کہ (پھر آپ ﷺ نے فرمایا:) جان لو، بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوقات کو پیدا فرمایا تو مجھے اپنی بہترین مخلوق (بنی نوع انسان) میں پیدا

٥٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٦٥، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٠/٢٨٦، الرقم: ٦٧٥-٦٧٦، والحاكم في المستدرك، ٣/٢٧٥، الرقم: ٥٠٧٧، وأبو نعيم في دلائل النبوة، ١/٥٨، الرقم: ١٦، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/٦٣٢، الرقم: ١٤٩٧، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٠٣، الرقم: ٣١٦٣٩، والشيباني في الآحاد والمثاني، ١/٣١٨، الرقم: ٤٣٩، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٢/١٧٤، والسيوطي في الدر المنثور، ٣/٢٩٤-٢٩٥، ٤/١٢٨، ٢٠١.

فرمایا، پھر ان میں دو گروہ (عرب و عجم) بنائے تو مجھے ان دو میں سے بہترین گروہ (عربوں) میں پیدا کیا، پھر اس نے ان کے قبائل بنائے تو مجھے ان میں سے بہترین قبیلہ (قریش) میں پیدا کیا، پھر ان میں خاندان بنائے تو مجھے ان میں سے بہترین گھرانہ (بنو ہاشم) میں پیدا کیا، جان لو! کہ میں تم میں سے گھرانے اور نسب دونوں حوالوں سے بہترین ہوں۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد، طبرانی، حاکم، ابو نعیم اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

٩/٥٦. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ حِيْنَ خَلَقَ الْخَلْقَ بَعَثَ جِبْرِيْلَ فَقَسَمَ النَّاسَ قِسْمَيْنِ، فَقَسَمَ الْعَرَبَ قِسْمًا، وَقَسَمَ الْعَجَمَ قِسْمًا، وَكَانَتْ خِيْرَةُ اللهِ فِي الْعَرَبِ، ثُمَّ قَسَمَ الْعَرَبَ قِسْمَيْنِ، فَقَسَمَ الْيَمَنَ قِسْمًا، وَقَسَمَ مُضَرَ قِسْمًا، وَقُرَيْشًا قِسْمًا، فَكَانَتْ خِيْرَةُ اللهِ فِي قُرَيْشٍ، ثُمَّ أَخْرَجَنِي مِنْ خَيْرِ مَنْ أَنَا مِنْهُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک جب اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کو پیدا فرما لیا تو حضرت جبرئیل ﷺ کو بھیجا سو انہوں نے لوگوں کو دو اقسام میں بانٹ دیا۔ ان میں سے ایک قسم عرب اور دوسری قسم عجم بنائی اور عرب میں اللہ تعالیٰ کے منتخب لوگ تھے، پھر عرب کو دو قسموں میں بانٹا تو یمن کو ایک قسم بنایا۔ مضر کو ایک قسم بنایا اور قریش کو ایک قسم بنایا اور اللہ تعالیٰ کے منتخب لوگ قریش میں تھے، پھر مجھے قریش میں سے بہترین فرد پیدا فرمایا میں ان ہی میں سے (سب سے افضل)

٥٦: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٤/١٣٥، الرقم: ٣٨٠٢، ٨/١٥٥، الرقم: ٨٢٥٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢١٧ والحلبي في السيرة، ١/٤٤۔

ہوں۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۵۷/ ۱۰. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ تَعَالَى قَسَمَ الْخَلْقَ قِسْمَيْنِ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمَا قِسْمًا، فَذَلِکَ قَوْلُهُ: ﴿أَصْحَابُ الْيَمِيْنِ﴾ [الواقعة، ٥٦: ٢٧] ﴿وَأَصْحَابُ الشِّمَالِ﴾ [الواقعة، ٥٦: ٤١]، فَأَنَا مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِيْنِ وَأَنَا مِنْ خَيْرِ أَصْحَابِ الْيَمِيْنِ، ثُمَّ جعَلَ الْقِسْمَيْنِ بُيُوْتًا، فَجعَلَنِي فِي خَيْرِهِمَا بَيْتًا، فَذَلِکَ قَوْلُهُ: ﴿فَأَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ مَا أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ وَأَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ مَا أَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ وَالسَّابِقُوْنَ السَّابِقُوْنَ﴾ [الواقعة، ٥٦:٨-١٠]، فَأَنَا مِنْ خَيْرِ السَّابِقِيْنَ، ثُمَّ جعَلَ الْبُيُوْتَ قَبَائِلَ فَجعَلَنِي مِنْ خَيْرِهَا قَبِيْلَةً، فَذَلِکَ قَوْلُهُ: ﴿شُعُوبًا وَّ قَبَائِلَ﴾ [الحجرات، ٤٩: ١٣]، فَأَنَا أَتْقَى وَلَدِ آدَمَ وَأَكْرَمُهُمْ عَلَى اللهِ ﷻ وَلَا فَخرَ، ثُمَّ جعَلَ الْقَبَائِلَ بُيُوْتًا، فَجعَلَنِي فِي خَيْرِهَا بَيْتًا، فَذَلِکَ قَوْلُهُ: ﴿إِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾ [الأحزاب، ٣٣: ٣٣].

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ إِلَّا قَالَ: فَأَنَا وَأَهْلُ بَيْتِي مُطَهَّرُوْنَ مِنَ الذُّنُوْبِ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ

٥٧: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٣/٥٦، الرقم: ٢٦٧٤، ١٢/١٠٣، الرقم: ١٢٦٠٤، والبيهقي في دلائل النبوة، ١/١٧٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢١٥، والحكيم الترمذي في نوادر الأصول، ١/٣٣٠، وابن كثير في البداية والنهاية، ٢/٢٥٧، والحلبي في السيرة، ١/٤٤۔

نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کو دو قسموں میں تقسیم کیا تو مجھے ان میں بہترین قسم میں پیدا فرمایا: اس لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور دائیں جانب والے''، ''اور بائیں جانب والے۔'' سو میں دائیں جانب والوں میں سے ہوں اور میں دائیں جانب والوں میں سے بہترین ہوں۔ پھر (اللہ تعالیٰ نے) گھروں کی دو اقسام بنائیں تو مجھے ان میں سے بہترین گھرانہ میں پیدا فرمایا، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''سو (ایک) دائیں جانب والے، دائیں جانب والوں کا کیا کہنا اور (دوسرے) بائیں جانب والے، کیا (ہی برے حال میں ہوں گے) بائیں جانب والے۔ اور (تیسرے) سبقت لے جانے والے (یہ) پیش قدمی کرنے والے ہیں۔'' سو میں ان سبقت لے جانے والوں میں سے سب سے بہتر ہوں، پھر اللہ تعالیٰ نے گھروں کو (باہمی ملا کر) قبائل بنائے تو مجھے ان میں سے بہترین قبیلہ میں پیدا کیا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''(اور ہم نے تمہیں بڑی بڑی) قوموں اور قبیلوں میں (تقسیم) کیا۔'' سو میں اولادِ آدم میں سب سے زیادہ پرہیزگار اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک معزز و مکرم ہوں اور میں یہ بات فخر سے نہیں کہتا، پھر اللہ تعالیٰ نے قبائل کو گھرانوں میں بنایا تو مجھے ان میں سے بہترین گھرانہ میں پیدا فرمایا۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''بس اللہ یہی چاہتا ہے کہ اے (رسول ﷺ کے) اہلِ بیت! تم سے ہر قسم کے گناہ کا میل (اور شک و نقص کی گرد تک) دور کر دے اور تمہیں (کامل) طہارت سے نواز کر بالکل پاک صاف کر دے۔''

اسے امام طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا۔ امام بیہقی نے ان الفاظ کا اضافہ بیان کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''سو میں اور میرے اہلِ بیت گناہوں سے پاک کر دیئے گئے ہیں۔''

۱۱/۵۸. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: إِنَّا لَقُعُوْدٌ بِفِنَاءِ

۵۸: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٦/١٩٩، الرقم: ٦١٨٢، وفي المعجم الكبير، ١٢/٤٥٥، الرقم: ١٣٦٥٠، والحاكم في المستدرك،—

رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فذكر الحديث إلى أن قال: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللهَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ سَبْعًا، فَاخْتَارَ الْعُلْيَا فَسَكَنَهَا وَأَسْكَنَ سَائِرَ سَمَاوَاتِهِ مَنْ شَاءَ مِنْ خَلْقِهِ وَخَلَقَ الْأَرْضِيْنَ سَبْعًا، فَاخْتَارَ الْعُلْيَا وَأَسْكَنَهَا مَنْ شَاءَ مِنْ خَلْقِهِ، ثُمَّ خَلَقَ الْخَلْقَ وَاخْتَارَ مِنَ الْخَلْقِ بَنِي آدَمَ، فَاخْتَارَ مِنْ بَنِي آدَمَ الْعَرَبَ، وَاخْتَارَ مِنَ الْعَرَبِ مُضَرَ، وَاخْتَارَ مِنْ مُضَرَ قُرَيْشًا، وَاخْتَارَ مِنْ قُرَيْشٍ بَنِي هَاشِمٍ، وَاخْتَارَنِي مِنْ بَنِي هَاشِمٍ، فَأَنَا مِنْ خِيَارٍ إِلَى خِيَارٍ، فَمَنْ أَحَبَّ الْعَرَبَ فَلِحُبِّي أَحَبَّهُمْ وَمَنْ أَبْغَضَ الْعَرَبَ فَلِبُغْضِي أَبْغَضَهُمْ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے گھر کے صحن میں بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر انہوں نے طویل حدیث بیان کی، یہاں تک کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے سات آسمانوں کو پیدا فرمایا، تو ان میں سب سے بلند آسمان کو چن لیا اور اس پر (اپنی شان کے لائق) سکونت اختیار کی اور اپنے تمام (دیگر) آسمانوں پر اپنی مخلوق میں سے جسے چاہا قیام بخشا اور اللہ تعالیٰ نے سات زمینیں پیدا کیں تو ان میں سے سب سے بلند کو چنا اور اس پر اپنی مخلوق میں سے جسے چاہا سکونت بخشی، پھر مخلوقات کو پیدا فرمایا تو مخلوقات میں سے بنی آدم کو منتخب کیا، بنی آدم میں سے عرب کو چنا اور عرب میں سے مضر کو چنا اور مضر میں سے

-------- ٤/ ٨٣، الرقم: ٦٩٥٣، وأبو نعيم في دلائل النبوة، ١/ ٢٥، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/ ١٣٩، ٢٢٩، الرقم: ١٣٩٣، ١٦٠٦، وفي دلائل النبوة، ١/ ١٧٠، وابن عدى في الكامل، ٢/ ٢٤٨، الرقم: ٤٢٢، والحاكم في معرفة علوم الحديث، ١/ ١٦٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/ ٢١٥۔

قریش کو چنا اور قریش میں سے بنو ہاشم کو چنا اور بنو ہاشم میں سے مجھے منتخب فرمایا، سو میں نسل درنسل بہترین سے بہترین کی طرف منتقل ہوتا رہا لٰہذا جو عرب سے محبت رکھے وہ میری محبت کی وجہ سے ان سے محبت رکھے اور جو عرب سے بغض رکھے وہ میری وجہ سے ان سے بغض رکھے۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی، حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۱۲/۵۹. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبَ، أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، أَنَا أَعْرَبُ الْعَرَبِ، وَلَدَتْنِي قُرَيْشٌ، وَنَشَأْتُ فِي بَنِي سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ، فَأَنَّى يَأْتِيْنِي اللَّحْنُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ.

’’حضرت ابو سعید خُدری ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں ہی (سچا) نبی ہوں یہ جھوٹ نہیں، میں عبد المطلب جیسے (سردار) کا لختِ جگر ہوں، میں عربوں میں سے بہترین عربی ہوں، مجھے قریش نے جنم دیا اور میں نے بنو سعد بن بکر میں پرورش پائی۔ پس میری زبان میں لحن کیسے آ سکتا ہے؟‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

۱۳/۶۰. عَنْ طَاوُوْسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ: قَرَأَ: ﴿لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ﴾ [التوبة، ۹: ۱۲۸]،

۵۹: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۶/۳۵، الرقم: ۵۴۳۷، والديلمي في مسند الفردوس، ۱/۴۲، الرقم: ۹۸، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۸/۲۱۸۔

۶۰: أخرجه الحاكم في المستدرك، ۲/۲۶۲، الرقم: ۲۹۴۵، والشوكاني في فتح القدير، ۲/۴۲۰۔

يَعْنِي مِن أَعْظَمِكُمْ قَدْرًا. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

’’طاووس حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہوئے مرفوعاً بیان کیا کہ انہوں نے پڑھا: ’’بیشک تمہارے پاس تم میں سے (ایک باعظمت) رسول (ﷺ) تشریف لائے۔‘‘ فرمایا: یعنی تم میں سے مقام و مرتبہ (اور نسب) کے لحاظ سے سب سے افضل رسول (تشریف لائے)۔‘‘ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

٦١/١٤. عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ﴾ [التوبة، ٩: ١٢٨]، قَالَ: لَمْ يُصِبْهُ شَيءٌ مِنْ وِلَادَةِ الْجَاهِلِيَّةِ. قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنِّي خَرَجْتُ مِنْ نِكَاحٍ وَلَمْ أَخْرُجْ مِنْ سِفَاحٍ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالطَّبَرِيُّ وَالْبَغَوِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

’’حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ نے اپنے والد سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ’’بے شک تمہارے پاس تم میں سے (ایک باعظمت) رسول (ﷺ) تشریف لائے۔‘‘ کی تفسیر میں روایت کیا انہوں نے فرمایا: یعنی آپ ﷺ کو دورِ جاہلیت کی ولادت (یعنی بدکاری) سے معمولی ذرہ تک نہیں پہنچا۔ فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک میں نکاح سے پیدا ہوا اور میں بدکاری سے پیدا نہیں ہوا۔‘‘

اس حدیث کو امام بیہقی، طبری، بغوی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

٦١: أخرجه البيهقي في السنن الكبرى، ٧/١٩٠، الرقم: ١٣٨٥٥، والطبري في جامع البيان، ١١/٥٦، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٢/٤٠٤، والبغوي في معالم التنزيل، ٢/٣٤١، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/٢٢٧، والصنعاني في تفسيره، ٢/٢٩٢، وابن الجوزي في زاد المسير، ٣/٥٢٠، والسيوطي في الدر المنثور، ٤/٣٢٧ وابن كثير في البداية والنهاية، ٢/٢٥٦ والشوكاني في فتح القدير، ٢/٤١٩ ۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

٦٢/١٥. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَعَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ رضي الله عنهما قَالَا: بَلَغَ النَّبِيَّ ﷺ، أَنَّ رِجَالًا مِنْ كِنْدَةَ يَزْعَمُوْنَ أَنَّهُ مِنْهُمْ، فَقَالَ إِنَّمَا كَانَ يَقُوْلُ ذَاكَ الْعَبَّاسُ، وَأَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ إِذَا قَدِمَا الْمَدِيْنَةَ لِيَأْمَنَا بِذَلِكَ، وَإِنَّا لَنْ نَنْتَفِيَ مِنْ آبَائِنَا، نَحْنُ بَنُو النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ. قَالَ: وَخَطَبَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: أَنَا مُحَمَّدُ، بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، بْنِ هَاشِمِ، بْنِ عَبْدِ مَنَافِ، ابْنِ قُصَيّ، بْنِ كِلَابِ، بْنِ مُرَّةَ، بْنِ كَعْبِ، بْنِ لُؤَيِّ، بْنِ غَالِبِ، بْنِ فِهْرِ، ابْنِ مَالِكِ، بْنِ النَّضْرِ، بْنِ كِنَانَةَ، بْنِ خُزَيْمَةَ، بْنِ مُدْرِكَةَ، بْنِ إِلْيَاسَ، بْنِ مُضَرَ، بْنِ نِزَارٍ، وَمَا افْتَرَقَ النَّاسُ فِرْقَتَيْنِ إِلَّا جَعَلَنِيَ اللهُ فِي خَيْرِهِمَا، فَأُخْرِجْتُ مِنْ بَيْنِ أَبَوَيْنِ، فَلَمْ يُصِبْنِي شَيْءٌ مِنْ عَهْرِ الْجَاهِلِيَّةِ. وَخَرَجْتُ مِنْ نِكَاحٍ، وَلَمْ أَخْرُجْ مِنْ سِفَاحٍ، مِنْ لَدُنْ آدَمَ، حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى أَبِي وَأُمِّي، فَأَنَا خَيْرُكُمْ نَفْسًا وَخَيْرُكُمْ أَبًا.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

’’حضرت انس بن مالک اور حضرت ابو بکر بن عبد الرحمن بن حارث بن ہشام رضی اللہ عنہم سے مروی ہے وہ دونوں فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کو خبر پہنچی کہ بنو کندہ

٦٢: أخرجه البيهقي في دلائل النبوة، ١/١٧٤، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/٢٩، والحاكم في معرفة علوم الحديث، ١/١٧١، والحسيني في البيان والتعريف، ١/٢٩٤، الرقم: ٧٨٤، والمناوي في فيض القدير، ٣/٣٧، وابن كثير في البداية والنهاية، ٢/٢٥٥، وأحمد بن حنبل في المسائل، ١/١٧۔

کے بعض لوگوں کا خیال ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ ان کے قبیلہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس طرح عباس اور ابوسفیان بن حرب بھی کہا کرتے تھے جب وہ مدینہ منورہ آئے تاکہ انہیں اس طرح کہنے سے پناہ ملے (آگاہ ہو جاؤ) ہم اپنے آباء اجداد سے جدائی اختیار نہیں کرتے ہم بنونضر بن کنانہ میں سے ہیں۔ راوی نے بیان کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میں محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مُرّہ بن کعب بن لوئ بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار ہوں اور جب بھی لوگوں کے دو گروہ بنے تو اللہ تعالیٰ نے مجھے ان میں سے بہترین گروہ میں رکھا پس میں اپنے والدین سے پیدا ہوا ہوں میری پیدائش میں زمانہ جاہلیت کی بدکاری میں سے ایک ذرہ بھی شامل نہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر اپنے والدین تک نسل در نسل میں بطریقِ نکاح پیدا ہوا ہوں نہ کہ بدکاری سے بس میں خاندان اور اصل کے اعتبار سے تم سب سے بہترین ہوں۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم، بیہقی اور ابن عساکر نے روایت کیا، مذکورہ الفاظ امام بیہقی کے ہیں۔

١٦/٦٣. عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: خَرَجْتُ مِنْ نِكَاحٍ وَلَمْ أَخْرُجْ مِنْ سِفَاحٍ، مِنْ لَدُنْ آدَمَ إِلَى أَنْ وَلَدَنِي أَبِي وَأُمِّي.

٦٣: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٥/٨٠، الرقم: ٤٧٢، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٠٣، الرقم: ٣١٦٤١، والبيهقي عن ابن عباس رضي الله عنهما في السنن الكبرى، ٧/١٩٠، وأبونعيم في دلائل النبوة، ١/٢٤، والديلمي في مسند الفردوس، ٢/١٩٠، الرقم: ٢٩٤٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢١٤، والحسيني في البيان والتعريف، ١/٢٩٤، الرقم: ٧٨٤، والهندي في كنز العمال، ١١/٤٠٢، الرقم: ٣١٨٧٠۔

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نکاح کے ساتھ متولد ہوا نہ کہ غیر شرعی طریقہ پر، اور میرا (یہ نسبی تقدس) حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہو کر میرے ماں باپ (حضرت عبد اللہ اور حضرت آمنہ رضی اللہ عنہما) کے مجھے جننے تک برقرار رہا (اور زمانہ جاہلیت کی بدکرداریوں اور آوارگیوں کی ذرا بھر ملاوٹ بھی میرے نسب میں نہیں پائی گئی)۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی، بیہقی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

١٧/٦٤. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما ﴿وَتَقَلُّبَكَ فِي السَّاجِدِيْنَ﴾ [الشعراء، ٢٦: ٢١٩] قَالَ: مِنْ صُلْبِ نَبِيٍّ إِلَى نَبِيٍّ حَتَّى صِرْتَ نَبِيًّا.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ، وَالطَّبَرَانِيُّ وَلَفْظُهُ: مِنْ نَبِيٍّ إِلَى نَبِيٍّ حَتَّى أُخْرِجْتَ نَبِيًّا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَزَّارُ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُمَا ثِقَاتٌ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے اس آیہ مبارکہ: ’’اور سجدہ گزاروں میں (بھی) آپ کا پلٹنا دیکھتا (رہتا) ہے۔‘‘ کی تفسیر میں فرمایا:

٦٤: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١١/٣٦٢، الرقم: ١٢٠٢١، والبزار في المسند (كشف الأستار)، الرقم: ٢٣٦٢، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/٢٤، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/٢٢٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٧/٨٦، ٨/٢١٤، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ١٣/١٤٤، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣/٣٥٣، وقال: رواه البزار وابن أبي حاتم من طريقين عن ابن عباس رضي الله عنهما۔

اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کے (نورِ مبارک) کو ایک نبی کی پشت سے دوسرے نبی کی پشت میں (نسل درنسل) منتقل کرتا رہا، یہاں تک کہ آپ ﷺ کو خود نبوت سے سرفراز کر کے (مبعوث) فرمایا۔‘‘

اسے بزار نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔ طبرانی نے بھی اسے روایت کیا ہے اس کے الفاظ یہ ہیں: ’’آپ ﷺ (کے نورِ اقدس) کو ایک نبی سے دوسرے نبی تک (نسل درنسل) اس وقت تک منتقل کرتا رہا یہاں تک کہ خود آپ ﷺ کو نبوت سے سرفراز کر کے پیدا فرمایا۔‘‘

۶۵/۱۸. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا وَلَدَنِي مِنْ سِفَاحِ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ شَيْئٌ، وَمَا وَلَدَنِي إِلَّا نِكَاحٌ كَنِكَاحِ الإِسْلَامِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری ولادت میں دورِ جاہلیت کی بدکاری کا ذرہ تک شامل نہیں اور میری ولادت اسلامی طریقہ نکاح سے ہوئی۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی، بیہقی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

۶۵: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۱۰/۳۲۹، الرقم: ۱۰۸۱۲، والبيهقي في السنن الكبرى، ۷/۱۹۰، الرقم: ۱۳۸۵٤، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، باب: ذكر طهارة مولده وطيب أصله وكرم محتده ﷺ، ۳/٤۰۰، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ۱/۶۳، وابن كثير في البداية والنهاية، ۲/۲۵۶، وفي تفسير القرآن العظيم، ۲/۲۵۷، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۸/۲۱٤، وقال: ورجاله وثقوا، والزيلعي في نصب الراية، ۳/۲۱۳، والعسقلاني في الدراية، ۲/۶۵۔

٦٦/ ١٩. عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضي الله عنه ﴿الَّذِي يَرَاكَ حِيْنَ تَقُوْمُ۝ وَ تَقَلُّبَكَ فِي السَّاجِدِيْنَ﴾ [الشعراء، ٢٦: ٢١٨-٢١٩]، قَالَ: فِي أَصْلَابِ الْآبَاءِ مِنَ الرُّسُلِ مِنْهُمْ: آدَمُ وَمِنْهُمْ نُوْحٌ وَمِنْهُمْ إِبْرَاهِيْمُ وَإِسْمَاعِيْلُ عليهم السلام. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما: أَي فِي أَصْلَابِ الآبَاءِ آدَمَ وَنُوْحٍ وَإِبْرَاهِيْمَ عليهم السلام حَتَّى أَخْرَجَهُ نَبِيًّا.

''حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے اس آیہ مبارکہ: ''جو آپ کو (رات کی تنہائیوں میں بھی) دیکھتا ہے جب آپ (نمازِ تہجد کے لئے) قیام کرتے ہیں۔ اور سجدہ گزاروں میں (بھی) آپ کا پلٹنا دیکھتا (رہتا) ہے۔'' کی تفسیر میں فرمایا: یعنی رسولوں میں سے آپ کے آباء و اجداد کی پشتوں میں (آپ کا منتقل ہونا دیکھتا رہا) ان میں سے حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام ہیں۔''

اس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ''یعنی آپ کو آپ کے آباء و اجداد حضرت آدم، حضرت نوح اور حضرت ابراہیم علیہم السلام کی پشتوں میں (منتقل ہوتا) دیکھتا رہا۔ یہاں تک کہ خود آپ ﷺ کی ذاتِ اقدس کو نبی بنا کر پیدا کیا۔''

٦٧/ ٢٠. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا

٦٦: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ١/ ٤٢٣، الرقم: ١٧١٩، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ١٣/ ١٤٤۔

٦٧: أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/ ٢٢٦، والسيوطي في الدر المنثور، ٤/ ٣٢٩ وفي الخصائص الكبرى، ١/ ٦٦۔

وَلَدَتْنِي بَغِيٌّ قَطُّ مُذْ خَرَجْتُ مِنْ صُلْبِ أَبِي آدَمَ، وَلَمْ تَزَلْ تُنَازِعُنِي الْأُمَمُ كَابِرًا عَنْ كَابِرٍ حَتَّى خَرَجْتُ مِنْ أَفْضَلِ حَيَّيْنِ مِنَ الْعَرَبِ: هَاشِمٌ وَزُهْرَةُ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ.

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے (میری امہات میں سے کسی) بدکار عورت نے کبھی جنم نہیں دیا جب سے میں حضرت آدم علیہ السلام کی پشت سے پیدا ہوا ہوں، اور میں ہمیشہ (نسل در نسل) اعلیٰ سے اعلیٰ (افراد) کی طرف منتقل ہوتا رہا یہاں تک کہ میں عرب کے سب سے افضل دو قبیلوں ہاشم و زہرہ میں پیدا ہوا۔“ اسے امام ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

٢١/٦٨. عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رِبَاحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَ تَقَلُّبَکَ فِي السَّاجِدِيْنَ﴾ [الشعراء، ٢٦: ٢١٩]، قَالَ: مَا زَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَتَقَلَّبُ فِي أَصْلَابِ الْأَنْبِيَاءِ حَتَّى وَلَدَتْهُ أُمُّهُ ﷺ.

رَوَاهُ أَبُوْنُعَيْمٍ وَابْنُ عَسَاكِرَ وَالْبَغَوِيُّ وَلَفْظُهُ: أَرَادَ تَقَلُّبَکَ فِي أَصْلَابِ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ نَبِيٍّ إِلَى نَبِيٍّ حَتَّى أَخْرَجَکَ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ.

”حضرت عطاء بن ابی رباح نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیہ مبارکہ: ”اور سجدہ گزاروں میں (بھی) آپ کا پلٹنا دیکھتا (رہتا) ہے۔“ کی تفسیر میں روایت کیا، انہوں نے فرمایا: ہمیشہ رسول اللہ ﷺ (کا نور) انبیاء کرام کی پشتوں میں منتقل کیا جاتا رہا یہاں تک کہ آپ ﷺ کی والدہ نے آپ ﷺ کو جنم دیا۔“

٦٨: أخرجه البغوی في معالم التنزيل، ٣/٤٠٢، وأبو نعيم في دلائل النبوة، ١/٢٥، وابن الجوزي في زاد المسير، ٦/١٤٨، وابن کثير في تفسير القرآن العظيم، ٣/٣٥٣۔

اسے امام ابونعیم، ابن عساکر نے روایت کیا ہے اور امام بغوی کی روایت کے الفاظ ہیں: ''اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ (کے نور) کو انبیاء کرام علیہم السلام کی پشتوں میں نسل درنسل ایک نبی سے دوسرے نبی کی طرف منتقل کرنے کا ارادہ کیا یہاں تک کہ آپ ﷺ کو اس امت میں (نبی بنا کر) پیدا کیا۔''

٦٩/٢٢. عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ عزوجل أَخْرَجَنِي مِنَ النِّكَاحِ وَلَمْ يُخْرِجْنِي مِنَ السِّفَاحِ.

رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ.

وفي رواية: عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ﴾ [التوبة، ٩: ١٢٨]، قَالَ: لَمْ يُصِبْهُ شَيْءٌ مِنْ شِرْكٍ فِي وِلَادَتِهِ. رَوَاهُ الطَّبَرِيُّ.

''حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ نے اپنے والد سے روایت کیا انہوں نے بیان کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھے نکاح سے پیدا کیا اور مجھے بدکاری سے کبھی پیدا نہیں کیا (یعنی میرے اجداد میں سے بھی کبھی کسی نے بدکاری نہیں کی)۔''

اس حدیث کو امام ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

اور ایک روایت میں حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ اپنے والد سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ''بے شک تمہارے پاس تم میں سے (ایک باعظمت) رسول (ﷺ) تشریف لائے۔ تمہارا تکلیف و مشقت میں پڑنا ان پر سخت گراں (گزرتا) ہے۔'' کی تفسیر میں فرمایا: یعنی شرک (یا مشرکین) کا ذرہ تک بھی آپ ﷺ کی ولادتِ مبارکہ میں شامل نہیں

٦٩: أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/٢٢٧، والطبري في جامع البيان، ١١/٥٦، وابن كثير في البداية والنهاية، ٢/٢٥٦۔

ہوا۔‘‘ اس حدیث کو امام طبری نے روایت کیا ہے۔

۲۳/۷۰. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: خَرَجْتُ مِنْ نِكَاحٍ غَيْرَ سِفَاحٍ. رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

وفي رواية: عَنْ هِشَامِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْكَلْبِيِّ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: كَتَبْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ خَمْسَمِائَةِ أُمٍّ فَمَا وَجَدْتُ فِيْهِنَّ سِفَاحًا وَلَا شَيْئًا مِمَّا كَانَ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ. رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

’’حضرت عائشہ رضي الله عنها سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں بغیر بدکاری کے (اسلامی طریقہ) نکاح سے پیدا ہوا۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن سعد اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

اور ایک روایت میں حضرت ہشام بن محمد کلبی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے لئے (آپ ﷺ کی) پانچ سو ماؤں کے اسماء (و حالات) لکھے۔ سو میں نے ان میں سے کسی کو بھی بدکار نہیں پایا اور نہ ہی امورِ جاہلیت کا کوئی ذرہ تک ان میں پایا۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن سعد اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

۲۴/۷۱. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ

۷۰: أخرجه ابن سعد في الطبقات، ۱/۶۰-۶۱، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۳/۲۲۷-۲۲۸، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ۱/۶۳-۶٤، وابن كثير في البداية والنهاية، ۲/۲۵٦، والحلبي في السيرة، ۱/٦۵، والشوكاني في فتح القدير، ۲/٤۱۹.

۷۱: أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۳/۲۸، وابن عدى في الكامل، ٤/۹۳.

اللهِ ﷺ فَهَبَطَ عَلَيْهِ جِبْرِيْلُ فَقَالَ: يَا أَبَا إِبْرَاهِيْمَ، اللهُ يُقْرِئُکَ السَّلَامَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: نَعَمْ، أَنَا أَبُوْ إِبْرَاهِيْمَ، وَإِبْرَاهِيْمُ جَدُّنَا وَبِهِ عُرِفْنَا، وَقَدْ قَالَ اللهُ تَعَالَى فِي مُحْكَمِ كِتَابِهِ: ﴿مِلَّةَ أَبِيْكُمْ إِبْرَاهِيْمَ هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ﴾ [الحج، ۲۲: ۷۸]. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے کہ آپ ﷺ کی طرف جبرئیل امین علیہ السلام نازل ہوئے، انہوں نے عرض کیا: اے ابو ابراہیم! اللہ تعالیٰ آپ کو سلام کہتا ہے۔ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہاں میں ابو ابراہیم ہوں اور ابراہیم علیہ السلام ہمارے دادا بھی تھے اور ان سے ہم پہچانے جاتے ہیں، اور تحقیق اللہ تعالیٰ نے اپنی محکم کتاب (قرآن پاک) میں فرمایا: ’’(یہی) تمہارے باپ ابراہیم (علیہ السلام) کا دین ہے۔ اس (اللہ) نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

۷۲/۲۵. عَنْ أَبِي يَزِيْدَ الْمَدِيْنِيِّ قَالَ: نُبِّئْتُ أَنَّ عَبْدَ اللهِ أَبَا رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَتَى امْرَأَةً مِنْ خَثْعَمَ فَرَأَتِ النُّوْرَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ نُوْرًا سَاطِعًا إِلَى السَّمَاءِ، فَقَالَتْ: هَلْ لَکَ فِيَّ؟ قَالَ: نَعَمْ، حَتَّى أَرْمِيَ الْجَمْرَةَ، فَانْطَلَقَ فَرَمَى الْجَمْرَةَ، ثُمَّ أَتَى امْرَأَتَهُ آمِنَةَ بِنْتَ وَهْبٍ، ثُمَّ ذَكَرَ، يَعْنِي الْخَثْعَمِيَّةَ، فَأَتَاهَا، فَقَالَتْ: هَلْ أَتَيْتَ امْرَأَةً بَعْدِي؟ قَالَ: نَعَمْ، امْرَأَتِي

۷۲: أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى ۱/۹۷، وأبو نعيم في دلائل النبوة، ۱/۹۰، والبيهقي في دلائل النبوة، ۱/۱۰۲، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۳/۲۲۸، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ۱/۷۰، وابن الجوزي في صفوة الصفوة، ۱/۵۰۔

آمِنَةَ بِنْتَ وَهْبٍ، قَالَتْ: فَلَا حَاجَةَ لِي فِيْکَ، إِنَّکَ مَرَرْتَ وَبَيْنَ عَيْنَيْکَ نُوْرٌ سَاطِعٌ إِلَى السَّمَاءِ، فَلَمَّا وَقَعْتَ عَلَيْهَا ذَهَبَ، فَأَخْبِرْهَا أَنَّهَا قَدْ حَمَلَتْ خَيْرَ أَهْلِ الْأَرْضِ.

رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

’’حضرت ابو یزید المدنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ مجھے بتایا گیا کہ بیشک حضور نبی اکرم ﷺ کے والد گرامی حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ قبیلہ خثعم کی ایک عورت کے پاس آئے تو اس نے آپ کی دونوں آنکھوں کے درمیان (یعنی پیشانی پر) آسمان تک پھیلا ہوا ایک نور دیکھا۔ اس نے آپ سے کہا: کیا آپ کو میرے ساتھ (نکاح کرنے میں) دلچسپی ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں، لیکن پہلے مقام جمرہ پر کنکریاں مارنے سے فارغ ہو جاؤں۔ سو وہ تشریف لے گئے اور مقام جمرہ پر کنکریاں ماریں۔ پھر آپ اپنی زوجہ محترمہ حضرت آمنہ بنت وہب رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے پھر آپ کو وہ قبیلہ خثعم کی عورت یاد آئی۔ تو آپ اس کے پاس تشریف لے گئے۔ تو اس نے کہا: کیا آپ میرے (پاس سے جانے کے) بعد کسی عورت سے ملے ہیں؟ (یعنی ہم بستری کی ہے) انہوں نے فرمایا: ہاں، میں اپنی بیوی آمنہ بنت وہب سے ملا ہوں تو اس نے کہا: اب مجھے آپ سے کوئی حاجت (و دلچسپی) نہیں۔ جب آپ گزرے تھے تو آپ کی پیشانی پر آسمان تک بلند ایک نور تھا۔ جب آپ اپنی بیوی سے ملے تو وہ نور (اس کی طرف) چلا گیا۔ سو اسے بتا دیں کہ اس نے تمام اہلِ زمین سے افضل ہستی کو (اپنے بطنِ اقدس میں) اٹھایا ہوا ہے۔‘‘ اس حدیث کو ابن سعد، ابونعیم، بیہقی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

۲٦/۷۳. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي الْفَيَّاضِ الْخَثْعَمِيِّ رضی اللہ عنہم قَالَا: مَرَّ

۷۳: أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى، ۱/۹٦، والطبري في تاريخ الأمم والملوك، ۱/۵۰۰، وابن الأثير في الكامل، ۱/۵٤۷، وابن عساكر في ـــ

عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بِامْرَأَةٍ مِنْ خَثْعَمَ، يُقَالُ لَهَا فَاطِمَةُ بِنْتُ مُرٍّ، وَكَانَتْ مِنْ أَجْمَلِ النَّاسِ وَأَشَبِّهِ وَأَعَفِّهِ، وَكَانَتْ قَدْ قَرَأَتِ الْكُتُبَ، وَكَانَ شَبَابُ قُرَيْشٍ يَتَحَدَّثُوْنَ إِلَيْهَا، فَرَأَتْ نُوْرَ النُّبُوَّةِ فِي وَجْهِ عَبْدِ اللهِ، فَقَالَتْ: يَا فَتَى مَنْ أَنْتَ؟ فَأَخْبَرَهَا، قَالَتْ: هَلْ لَکَ أَنْ تَقَعَ عَلَيَّ وَأُعْطِيْکَ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ؟ فَنَظَرَ إِلَيْهَا وَقَالَ:

أَمَّا الْحَرَامُ فَالْمَمَاتُ دُوْنَهُ وَالْحِلُّ لَا حِلَّ فَاسْتَبِيْنَهُ

فَكَيْفَ بِالْأَمْرِ الَّذِي تَنْوِيْنَهُ؟

ثُمَّ مَضَى إِلَى امْرَأَتِهِ آمِنَةَ بِنْتِ وَهْبٍ رضي الله عنها، فَكَانَ مَعَهَا، ثُمَّ ذَكَرَ الْخَثْعَمِيَّةَ وَجَمَالَهَا وَمَا عَرَضَتْ عَلَيْهِ، فَأَقْبَلَ إِلَيْهَا فَلَمْ يَرَ مِنْهَا مِنَ الْإِقْبَالِ عَلَيْهِ آخِرًا كَمَا رَآهُ مِنْهَا أَوَّلًا، فَقَالَ: هَلْ لَکِ فِيْمَا قُلْتِ لِي؟ فَقَالَتْ: قَدْ كَانَ ذَاکَ مَرَّةً فَالْيَوْمَ لَا، فَذَهَبَتْ مِثْلًا قَالَتْ: أَيُّ شَيْءٍ صَنَعْتَ بَعْدِي؟ قَالَ: وَقَعْتُ عَلَى زَوْجَتِي آمِنَةَ بِنْتِ وَهْبٍ، قَالَتْ: إِنِّي وَاللهِ، لَسْتُ بِصَاحِبَةِ رِيْبَةٍ، وَلَكِنِّي رَأَيْتُ نُوْرَ النُّبُوَّةِ فِي وَجْهِکَ فَأَرَدْتُ أَنْ يَكُوْنَ ذَلِکَ فِيَّ وَأَبَى اللهُ إِلَّا أَنْ يَجْعَلَهُ حَيْثُ جَعَلَهُ، وَبَلَغَ شَبَابَ قُرَيْشٍ مَا عَرَضَتْ عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَتَأَبِّيْهِ عَلَيْهَا،

.... تاريخ مدينة دمشق، ٣/٢٢٨-٢٢٩، وابن كثير في البداية والنهاية، ٢/٢٥٠، وابن الجوزي في صفوة الصفوة، ١/٤٨، وفي المنتظم، ٢/٢٠٢، والزمخشري في الفائق، ٣/٤٤٦.

فَذَكَرُوا ذٰلِکَ لَهَا، فَأَنْشَأَتْ تَقُوْلُ:

إِنِّي رَأَيْتُ مَخِيْلَةً عَرَضَتْ
فَتَلأْلَأَتْ بِحَنَاتِمِ الْقَطْرِ
فَلِمَائِهَا نُوْرٌ يُضِيْءُ لَهُ
مَا حَوْلَهُ کَإِضَاءَةِ الْفَجْرِ
وَرَأَيْتُهُ شَرَفًا أَبُوْءُ بِهِ
مَا کُلُّ قَادِحِ زَنْدِهِ يُوْرِي
لِلّٰهِ مَا زُهْرِيَّةٌ سَلَبَتْ
ثَوْبَيْکَ مَا اسْتَلَبَتْ وَمَا تَدْرِي

رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ وَالطَّبَرِيُّ وَابْنُ الْأَثِيْرِ وَابْنُ عَسَاکِرَ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس اور ابو الفیاض خثعمی رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے والد محترم حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بنو خثعم کی ایک عورت جس کا نام فاطمہ بنت مرتھا کے پاس سے گزرے جو نہایت حسین و جمیل، نوجوان و پاکدامن عورت تھی جس نے بہت سی مذہبی کتب پڑھ رکھیں تھیں قریش کے نوجوان اس کے حسن و جمال کے تذکرے کرتے تھے۔ اس نے حضرت عبد اللہ کے چہرہ پر نورِ نبوت دیکھا۔ اس نے ان سے پوچھا: اے جوان! آپ کون ہیں؟ حضرت عبد اللہ نے اپنا تعارف کرایا تو اس عورت نے کہا: کیا آپ کو اسی وقت میرے ساتھ مباشرت میں دلچسپی ہے؟ اس کے عوض میں آپ کو ۱۰۰ اونٹ دوں گی۔ حضرت عبد اللہ نے اس پر ایک نظر ڈالی اور فرمایا: ’’حرام ہو نہیں سکتا

اس سے موت بہتر ہے اور حلال کی یہ شکل نہیں لہٰذا جو تم چاہتی ہو وہ بات کیسے ممکن ہے۔‘‘ پھر آپ اپنی زوجہ محترمہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے جو ان کے ساتھ تھیں پھر آپ کو خثعمہ اور اس کے حسن و جمال اور اس کی پیشکش کا خیال آیا تو اس کے پاس آئے مگر اس نے وہ توجہ نہ دی جس طرح پہلی ملاقات میں دی تھی پس حضرت عبد اللہ نے پوچھا: کیا تو اب بھی اس بات کے لئے آمادہ ہے تو اس نے کہا اب نہیں وہ دن گذر گیا اور اس نے حضرت عبد اللہ سے پوچھا میرے پاس سے جانے کے بعد آپ نے کیا کیا؟ آپ نے فرمایا: میں اپنی زوجہ آمنہ سے ملا ہوں، تو اس عورت نے کہا: خدا کی قسم! میں بدکار عورت نہیں لیکن میں نے نورِ نبوت آپ کے چہرے پر دیکھا تھا سو میری خواہش تھی کہ وہ نور مجھے ملے مگر اللہ تعالیٰ کو یہ بات منظور نہ تھی کہ یہ سعادت مجھے نصیب ہو۔ اس نے جہاں مناسب سمجھا اسے ودیعت کر دیا جب قریش کے نوجوانوں کو اس واقعہ کی خبر ہوئی تو انہوں نے اس سے تذکرہ کیا تو اس نے اس پر یہ چند اشعار کہے:

’’میں نے دیکھا کہ ایک گھٹا سامنے ہے جو تیرو تاریعنی (بابرکت ابر باراں سے) روشن ہوگئی ہے اس کے پانی میں ایک ایسا نور ہے جس سے اس کے اردگرد اس طرح روشنی ہو رہی ہے جس طرح صبح صادق روشن ہوتی ہے میں نے دیکھا کہ یہ ایک ایسی عزت ہے جو مجھے حاصل کرنی چاہیے لیکن ہر شخص جو چقماق (آگ جلانے والا پتھر) جھاڑتا ہے ضروری نہیں کہ وہ کامیاب ہی ہو۔ قبیلہ بنی زہرہ کی وہ خاتون کیسی خوش نصیب ہے جس نے اے عبد اللہ! تجھ سے یہ دولت حاصل کر لی اور تجھے خبر تک نہ ہوئی۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن سعد، طبری، ابن اثیر اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

۷۴/۲۷. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، قُلْتُ: فِدَاکَ أَبِي وَأُمِّي، أَيْنَ كُنْتَ وَآدَمُ فِي الْجَنَّةِ؟ قَالَ: فَتَبَسَّمَ حَتَّى بَدَتْ ثَنَايَاهُ (وفي رواية: نَوَاجِذُهُ) ثُمَّ قَالَ: كُنْتُ فِي صُلْبِهِ وَرُكِبَ بِي السَّفِيْنَةَ فِي صُلْبِ أَبِي نُوْحٍ، وَقُذِفَ بِي فِي صُلْبِ إِبْرَاهِيْمَ، لَمْ يَلْتَقِ أَبَوَايَ قَطُّ عَلَى سِفَاحٍ، لَمْ يَزَلِ اللهُ تَعَالَى يَنْقُلُنِي مِنَ الْأَصْلَابِ الْحَسَنَةِ إِلَى الْأَرْحَامِ الطَّاهِرَةِ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ وَابْنُ كَثِيْرٍ وَالسَّيُوْطِيُّ.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ اس وقت کہاں تھے جب حضرت آدم علیہ السلام جنت میں تھے؟ وہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے تبسم کناں ہوئے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے دندانِ مبارک نظر آنے لگے پھر آپ نے فرمایا: میں ان کی پشت میں تھا اور اپنے باپ حضرت نوح علیہ السلام کی پشت میں (کشتی میں) سوار کرایا گیا اور میں اپنے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پشت میں (انہیں آگ میں ڈالتے وقت) چھپایا گیا۔ میرے والدین کبھی بھی بغیر نکاح (یعنی بدکاری سے) نہیں ملے۔ اللہ تعالیٰ مجھے ہمیشہ پاک صلبوں سے پاک رحموں میں منتقل فرماتا رہا۔“

اس حدیث کو امام ابن عساکر، ابن کثیر اور سیوطی نے روایت کیا ہے۔

۷۵/۲۸. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَمْ

۷۴: أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۳/۲۳۰-۲۳۱، والسيوطي في الدر المنثور، ۶/۳۳۲، وابن كثير في البداية والنهاية، ۲/۲۵۸، والمناوي في فيض القدير، ۳/۴۳۷۔

۷۵: أخرجه أبو نعيم في دلائل النبوة، ۱/۲۴، والكلاعي في الاكتفاء، ۱/۱۱، والسيوطي في الدر المنثور، ۴/۳۲۸، والمناوي في فيض القدير، ۳/۴۳۷۔

يَلْتَقِ أَبَوَايَ فِي سِفَاحٍ لَمْ يَزَلِ اللهُ ﷻ يَنْقُلُنِي مِنْ أَصْلَابٍ طَيِّبَةٍ إِلَى أَرْحَامٍ طَاهِرَةٍ صَافِيًا مُهَذَّبًا لَا تَتَشَعَّبُ شُعْبَتَانِ إِلَّا كُنْتُ فِي خَيْرِهِمَا.

رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے والدین کبھی بھی بغیر نکاح کے نہیں ملے۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ مجھے پاک پشتوں سے پاکیزہ رحموں میں منتقل فرماتا رہا، جب بھی لوگوں کے دو گروہ ہوئے تو مجھے ان میں سے بہترین گروہ میں رکھا گیا۔'' اس حدیث کو امام ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

٢٩/٧٦. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہم: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: قَسَمَ اللهُ الْأَرْضَ نِصْفَيْنِ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمَا، ثُمَّ قَسَمَ النِّصْفَ عَلَى ثَلَاثَةٍ فَكُنْتُ فِي خَيْرِ ثُلُثٍ مِنْهَا، ثُمَّ اخْتَارَ الْعَرَبَ مِنَ النَّاسِ، ثُمَّ اخْتَارَ قُرَيْشًا مِنَ الْعَرَبِ، ثُمَّ اخْتَارَ بَنِي هَاشِمٍ مِنْ قُرَيْشٍ، ثُمَّ اخْتَارَ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ، ثُمَّ اخْتَارَنِي مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ. رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ.

''حضرت محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ بیشک حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے زمین کو دو حصوں میں تقسیم کیا تو مجھے ان دونوں میں سے بہترین حصہ میں رکھا، پھر اس ایک حصہ کو مزید تین حصوں میں تقسیم کیا تو مجھے ان تینوں میں سے بہترین حصہ میں رکھا، پھر (اللہ تعالیٰ نے) لوگوں میں سے عرب کو پسند کیا، پھر عرب میں سے قریش کو پسند کیا، پھر قریش میں سے بنو ہاشم کو پسند کیا، پھر بنو

٧٦: أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/٢٠، والسيوطي في الدر المنثور، ٤/٣٢٩.

ہاشم میں سے بنو عبد المطلب کو پسند کیا پھر بنو عبد المطلب میں سے مجھے (اپنا حبیب) چن لیا۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

٣٠/٧٧. عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: ذُكِرَ لَنَا أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللهَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَبْعَثَ نَبِيًّا نَظَرَ إِلَى خَيْرِ أَهْلِ الْأَرْضِ قَبِيْلَةً، فَيَبْعَثُ خَيْرَهَا رَجُلًا. رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ.

’’حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ بے شک حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بیشک جب اللہ تعالیٰ کسی نبی کو مبعوث کرنے کا ارادہ فرماتا ہے تو زمین والوں میں سے بہترین قبیلہ کو دیکھتا ہے پھر اس (قبیلہ) کے بہترین شخص کو (اپنا نبی بنا کر) مبعوث کرتا ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

٣١/٧٨. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: خَيْرُ الْعَرَبِ مُضَرَ، وَخَيْرُ مُضَرَ بَنُوْ عَبْدِ مَنَافٍ، وَخَيْرُ بَنُوْ عَبْدِ مَنَافٍ، بَنُوْ هَاشِمٍ، وَخَيْرُ بَنُوْ هَاشِمٍ بَنُوْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَاللهِ، مَا افْتَرَقَ شُعْبَتَانِ مُنْذُ خَلَقَ اللهُ آدَمَ إِلَّا كُنْتُ فِي خَيْرِهِمَا. رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ كَمَا قَالَ السَّيُوْطِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: عرب میں سے بہترین لوگ مضر ہیں، اور مضر میں سے بہترین لوگ بنو عبد مناف ہیں، اور بنو عبد مناف میں سے بہترین لوگ بنو ہاشم ہیں، اور بنو ہاشم میں سے

٧٧: أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/٢٥، والسيوطي في الدر المنثور، ٤/٢٩٨۔

٧٨: أخرجه السيوطي في الدر المنثور، ٤/٢٩٦ وفي الخصائص الكبرى، ١/٦٤، والحلبي في السيرة، ١/٤٦۔

بہترین لوگ بنو عبد المطلب ہیں اور بخدا! حضرت آدم علیہ السلام کی خلقت سے اب تک کوئی دو گروہ جدا نہیں ہوئے مگر میں ان دونوں میں سے بہترین میں رہا۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن سعد نے روایت کیا ہے، جیسا کہ امام سیوطی نے فرمایا ہے۔

۳۲/۷۹. عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: أَتَانِي جِبْرِيلُ عليه السلام فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، إِنَّ اللهَ عزوجل بَعَثَنِي فَطُفْتُ شَرْقَ الْأَرْضِ وَغَرْبَهَا وَسَهْلَهَا وَجَبَلَهَا فَلَمْ أَجِدْ حَيًّا خَيْرًا مِنَ الْعَرَبِ، ثُمَّ أَمَرَنِي فَطُفْتُ فِي الْعَرَبِ فَلَمْ أَجِدْ حَيًّا خَيْرًا مِنْ مُضَرَ، ثُمَّ أَمَرَنِي فَطُفْتُ فِي مُضَرَ فَلَمْ أَجِدْ حَيًّا خَيْرًا مِنْ كِنَانَةَ، ثُمَّ أَمَرَنِي فَطُفْتُ فِي كِنَانَةَ فَلَمْ أَجِدْ حَيًّا خَيْرًا مِنْ قُرَيْشٍ، ثُمَّ أَمَرَنِي فَطُفْتُ فِي قُرَيْشٍ فَلَمْ أَجِدْ حَيًّا خَيْرًا مِنْ بَنِي هَاشِمٍ، ثُمَّ أَمَرَنِي أَنْ أَخْتَارَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَلَمْ أَجِدْ فِيهِمْ نَفْسًا خَيْرًا مِنْ نَفْسِكَ. رَوَاهُ الْحَكِيمُ التِّرْمِذِيُّ وَالسُّيُوطِيُّ.

’’حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں اور انہوں نے بیان کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے پاس جبرئیل امین علیہ السلام آئے اور انہوں نے عرض کیا: اے محمد! بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھے بھیجا تو میں نے زمین کے شرق و غرب اور میدانی و پہاڑی تمام علاقے گھومے۔ اور میں نے عرب سے افضل کوئی قبیلہ نہیں پایا۔ پھر

٧٩: أخرجه الحكيم الترمذي في نوادر الأصول، ٣٣٢/١، والسيوطي في الدر المنثور، ٢٩٨/٤ وفي جامع الأحاديث، ٧٦/١، الرقم: ٣٦٦، والهندي في كنز العمال، ٢٤٠٩/١، الرقم: ٣٤١٠١، والحلبي في السيرة، ٤٣/١۔

(اللہ تعالیٰ نے) مجھے حکم دیا، میں تمام عرب گھوما تو قبیلہ مضر سے بڑھ کر کسی کو افضل نہیں پایا۔ پھر (اللہ تعالیٰ نے) مجھے حکم دیا تو میں تمام مضر میں گھوما تو قبیلہ کنانہ سے بڑھ کر کوئی افضل قبیلہ نہیں پایا، پھر (اللہ تعالیٰ نے) مجھے حکم دیا میں تمام کنانہ میں گھوما تو میں نے قریش سے بڑھ کر کسی کو افضل نہیں پایا۔ پھر (اللہ تعالیٰ نے) مجھے حکم دیا تو میں تمام قریش میں گھوما تو بنو ہاشم سے بڑھ کر کسی قبیلہ کو افضل نہیں پایا۔ پھر (اللہ تعالیٰ نے) مجھے حکم دیا کہ ان میں سے کسی ایک ذات کو پسند کروں تو (یا رسول اللہ!) میں نے ان میں آپ کی ذات اقدس سے بڑھ کر کسی کو بہتر و افضل نہیں پایا۔‘‘

اس حدیث کو امام حکیم ترمذی اور سیوطی نے روایت کیا ہے۔

٨٠/٣٣. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ قُرَيْشًا كَانَتْ نُوْرًا بَيْنَ يَدَيِ اللهِ تَعَالَى قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ الْخَلْقَ بِأَلْفَي عَامٍ يُسَبِّحُ ذَلِكَ النُّوْرُ وَتُسَبِّحُ الْمَلَائِكَةُ بِتَسْبِيْحِهِ، فَلَمَّا خَلَقَ اللهُ آدَمَ عليه السلام. أَلْقَى ذَلِكَ النُّوْرَ فِي صُلْبِهِ. قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فَأَهْبَطَنِي اللهُ إِلَى الْأَرْضِ فِي صُلْبِ آدَمَ عليه السلام. وَجَعَلَنِي فِي صُلْبِ نُوْحٍ عليه السلام، وَقُذِفَ بِي فِي صُلْبِ إِبْرَاهِيْمَ عليه السلام ثُمَّ لَمْ يَزَلِ اللهُ يُنْقُلُنِي مِنَ الْأَصْلَابِ الْكَرِيْمَةِ إِلَى الْأَرْحَامِ الطَّاهِرَةِ حَتَّى أَخْرَجَنِي مِنْ بَيْنِ أَبَوَيَّ لَمْ يَلْتَقِيَا عَلَى سِفَاحٍ قَطُّ.

رَوَاهُ أَبُوْسَعْدٍ وَالسُّيُوْطِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ بے شک مخلوقات کی

٨٠: أخرجه أبو سعد النيشابوري في شرف المصطفى ﷺ، ١/٣٠٤، الرقم: ٧٨، والسيوطي في الدر المنثور، ٤/٢٩٨ وفي الخصائص الكبرى، ١/٦٦، والحلبي في السيرة، ١/٤٢۔

پیدائش سے دو ہزار سال قبل قریش اللہ تعالیٰ کے سامنے ایک نور تھا۔ یہ نور (اللہ تعالیٰ کی) تسبیح بیان کیا کرتا، اور فرشتے بھی اس کی تسبیح جیسی تسبیح بیان کیا کرتے تھے، سو جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو اس نور کو ان کی پشت میں منتقل کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی پشت میں مجھے زمین پر اتار دیا۔ اور مجھے حضرت نوح علیہ السلام کی پشت میں ڈالا گیا پھر اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ مجھے مکرم پشتوں سے پاکیزہ رحموں میں منتقل کیا، یہاں تک کہ مجھے اپنے والدین سے پیدا فرمایا۔ وہ دونوں بدکاری پر کبھی بھی نہیں ملے۔'' اس حدیث کو امام سیوطی نے روایت کیا ہے۔

٨١/ ٣٤. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: قَرَأَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ﴿لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ﴾ [التوبة، ٩: ١٢٨]، فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رضی الله عنه: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا مَعْنَى مِنْ أَنْفُسِكُمْ؟ قَالَ: نَسَبًا وَصِهْرًا وَحَسَبًا لَيْسَ فِيَّ وَلَا فِي آبَائِي مِنْ لَدُنْ آدَمَ سِفَاحٌ كُلُّنَا نِكَاحٌ. رَوَاهُ السَّيُوْطِيُّ وَالشَّوْكَانِيُّ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے یہ آیہ مبارکہ پڑھی: ''بے شک تمہارے پاس تم میں سے (ایک باعظمت) رسول (ﷺ) تشریف لائے۔'' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! (مِنْ أَنْفُسِكُمْ) کا کیا معنی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نسب، سسرال اور حسب (ہر ایک) کے اعتبار سے (میں سب سے افضل ہوں) نہ مجھ میں اور نہ ہی میرے آباء و اجداد میں سے حضرت آدم علیہ السلام تک کسی نے بدکاری کی ہم سب (اسلامی طریقہ) نکاح سے پیدا ہوئے۔''

اسے امام سیوطی اور شوکانی نے روایت کیا ہے۔

٨١: أخرجه السيوطي في الخصائص الكبرى، ١/ ٦٦، والشوكاني في فتح القدير، ٢/ ٤٢٠۔

٨٢/ ٣٥. عَنِ الزُّهرِيِّ، قَالَ: أُمُّ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ الَّتِي وَلَدَتْهُ: آمِنَةُ بِنْتُ وَهْبِ، بْنِ عَبْدِ مَنَافِ، بْنِ زُهْرَةَ، بْنِ كِلَابٍ، وَأُمُّهَا بَرَّةُ بِنْتُ عَبْدِ الْعُزَّى بْنِ عُثْمَانَ، بْنِ عَبْدِ الدَّارِ، بْنِ قُصَيٍّ، بْنِ كِلَابِ، بْنِ مُرَّةَ. وَأُمُّهَا أُمُّ سُفْيَانَ بِنْتُ أَسَدِ، بْنِ عَبْدِ الْعُزَّى، بْنِ قُصَيٍّ، بْنِ كِلَابِ، بْنِ مُرَّةَ. وَأُمُّهَا بَرَّةُ بِنْتُ عَوفِ، بْنِ عُبَيْدِ، بْنِ عُوَيجٍ مِنْ بَنِي عَدِيٍّ، بْنِ كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ، بْنِ غَالِبِ بْنِ فِهْرٍ. وَأُمُّهَا قِلَابَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ بْنِ صَعْصَعَةَ مِنْ بَنِي عَائِذِ بْنِ لِحْيَانَ بْنِ هُذَيْلٍ، وَأُمُّهَا ابْنَةُ مَالِكِ بْنِ غَنَمٍ مِنْ بَنِي لِحْيَانَ. وَأُمُّ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ الَّتِي أَرْضَعَتْهُ حَتَّى شَبَّ: حَلِيمَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ بْنِ شِجْنَةَ السَّعْدِيَةُ. مِنْ بَنِي سَعْدِ بْنِ بَكْرِ بْنِ هَوَازِنَ، بْنِ مَنْصُوْرٍ، بْنِ عِكْرِمَةَ، بْنِ خَصْفَةَ، بْنِ قَيْسِ غَيْلَانَ، بْنِ مُضَرَ. وَزَوْجُ حَلِيمَةَ، الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ الْعُزَّى. فَفِي هَؤُلَاءِ شَبَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

’’حضرت زہری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی والدہ ماجدہ جنہوں نے آپ ﷺ کو جنم دیا ان کا شجرہ نسب آمنہ بنت وہب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب اور ان کی والدہ بّرہ بنت عبد العزی بن عثمان بن عبد الدار بن قصی بن کلاب بن مرہ اور ان کی والدہ اُم سفیان بنت اسد بن عبد العزی بن قصی بن کلاب بن مرہ اور ان کی والدہ برہ بنت عوف بن عبید بن عویج ہیں جو بنی عدی بن کعب بن لوئ بن غالب بن فہر

٨٢: أخرجه البيهقي في دلائل النبوة، ١/ ١٨٣، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/ ٩٦-٩٧.

سے تھیں اور ان کی والدہ قلابہ بنت حارث بن صعصعہ جو بنی عائذ بن لحیان بن ہذیل سے تھیں اور ان کی والدہ بنت مالک بن غنم ہیں جو بنی لحیان سے تھیں اور حضور نبی اکرم ﷺ کی وہ ماں جنہوں نے آپ ﷺ کو بڑے ہونے تک دودھ پلایا۔ حضرت حلیمہ بنت حارث بن شجنہ السعدیہ ہیں۔ جن کا تعلق بنی سعد بن بکر بن ہوازن بن منصور بن عکرمہ بن خصفہ بن قیس غیلان بن مضر سے تھا اور ان کے شوہر حارث بن عبد العزی ہیں، سو حضور نبی اکرم ﷺ انہی لوگوں میں پل کر جوان ہوئے۔‘‘

اس حدیث کو امام بیہقی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

٣٦/٨٣. عَنْ أَبِي بَشْرٍ هَارُوْنَ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: أَمْلَى عَلَيْنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ أَنَّ نِسْبَةَ النَّبِيِّ ﷺ: مُحَمَّدُ ﷺ بْنُ عَبْدِ اللهِ، بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، بْنِ هَاشِمِ، بْنِ عَبْدِ مَنَافِ، بْنِ قُصَيِّ، بْنِ كِلَابِ، بْنِ مُرَّةَ، بْنِ لُؤَيِّ، بْنِ غَالِبِ، بْنِ فِهْرِ، بْنِ مَالِكِ، بْنِ النَّضْرِ، بْنِ مَالِكِ، بْنِ كِنَانَةَ، بْنِ خُزَيْمَةَ، بْنِ مُدْرِكَةَ، بْنِ إِلْيَاسَ بْنِ مُضَرَ، بْنِ نَزَارِ، بْنِ مَعَدِّ، بْنِ عَدْنَانَ، بْنِ أُدَدَ، بْنِ أَشْحَبَ، بْنِ صَالِحِ عليه السلام، بْنِ صَالُوْحِ، بْنِ الْهَمِيْسَعِ، بْنِ نَبَتِ، بْنِ قِيْذَارَ، بْنِ إِسْمَاعِيْلَ عليه السلام، بْنِ إِبْرَاهِيْمَ عليه السلام، بْنِ تَارِخِ[(١)] ...... بْنِ أَنُوْشَ بْنِ شِيْثِ عليه السلام بْنِ آدَمَ عليهم السلام.

رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ.

’’ابوبشر ہارون بن حاتم بیان کرتے ہیں کہ ہمیں محمد بن فضیل بن غزوان نے

٨٣: أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/٣٦۔

(١) أخرجه الطبرى في تاريخ الأمم والملوك، ١/١٤٢، وابن الأثير في الكامل، ١/٧٢، وابن الجوزي في المنتظم، ١/٢٥٨۔

حضور نبی اکرم ﷺ کا نسب لکھایا (جو کہ یہ ہے:) محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن مالک بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان بن ادو بن اشحب بن صالح بن صالوح بن ہمیسع بن مبت بن قیذار بن اسماعیل بن ابراہیم بن تارخ ...... بن شیث بن آدم علیہم السلام ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com